تحقیق طلب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کھلے لفظوں میں کب سے کیا ہے سو اسکی تحقیق آسان ہے - ہم بتلاتے ہیں حمامۃ البشریٰ آپکی کتاب ۱۳۱۱ھ میں شائع ہوئی ہے اُس میں آپ لکھتے ہیں کہ بھلا یہ مجھے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعوے کرکے کافر بنجاؤں (ص ۷۹) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف تک تو آپ کا دعویٰ نبوت نہ تھا - اس کے بعد ۵ - نومبر ۱۹۰۱ء کو مرزا صاحب نے ایک اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" شائع کیا - اسمیں آپنے اپنی نبوت کی ایک خام بنیاد رکھی تھی اس سے بعد ہر زمانہ میں ترقی ہوتی رہی یہانتک کہ آپ قریب موت تو کھلم کھلے نبی بلکہ رسالتماب لکھتے اور کہے جاتے ہیں مگر خدائی قانون سے جسکا آنکو خود اقرار تھا ۲۳ سال سے آگے نہ بڑھ سکے - نومبر ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا تو مئی ۱۹۰۸ء میں پکڑے گئے - یعنی مرزا جی نبوت کا دعوے کرکے کل چھ برس سات ماہ زندہ رہ سکے کیا قطع الوتین کا کوئی درجہ باقی رہا؟

مرزائی دوستو! اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ

ع اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اُس بت سے خدا سمجھے -

دجّالِ اکبر کی تاریخہائے وفات

منشی نور احمد صاحب امرتسری

مہدیٔ باطل مسیحِ فتنہ گر	+	ملہم کذاب مرزا مرگیا	+	رہگئے الہام سارے ناتمام
اپنا دعویٰ آپ باطل کرگیا	+	رہگیا عقدِ سماوی طاق پر	+	حسرتِ وصلِ صنم لیکر گیا
دعویٰ تو یہ تھا کہ مرجائینگے اور	+	اور تو زندہ ہیں خود ہی مرگیا	+	لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا	+	ہے وصیت میں خلیفِ اولاد ہو	+	کیا وہ بیٹے کو خلیفہ کر گیا؟
صدمۂ مرگِ مبارک[1] دیکھکر	+	حیف دنیا سے بچشمِ تر گیا	+	موتِ طبعی کا وہ دعویدار تھا
بیخِ ہلکہ سے مرا ابتر گیا	+	آپ تو پیچھا چھوڑا کر چلدیا	+	بارِ حجت نور دیں پر دھر گیا
داغِ حسرت لیگیا وہ اپنے ساتھ	+	یاں پشیمانی کا ٹیکا دھر گیا	+	اُسکی ذلت کی کوئی ہے انتہا
جسکا لاشہ ہوکے بارِ[2] خر گیا	+	قادیاں دارالاماں کہتا تھا خود	+	پر عمل اپنا نہ اسپر کر گیا

[illegible]

ؔلہ مبارک احمد پسر مرزا + ؔلہ مرزا قادیانی کہا کرتا تھا کہ انگریز دجال ہیں اور ریل دجال کا گدھا ہے

سال مرگ میرزائی قادیان + مصرعۂ آخر ہے پیدا کر گیا + اُس کے بیمار دل کا کیا ہوگا علاج

کاکرہ سے خود مسیحا مرگیا

۱۳ ۲۶

تاریخ

کوثری صاحب

قادیانی کا شیطاں کرد رفت + بود جاہل جاہلی نیساں کرد رفت + قادیاں را وادیٔ بر ہوت رفت

قوم خود را غرق طوفاں کرد رفت + گفت گہ مہدی ہم گہ شد مسیح + دعوۂ ناحق بہذیاں کرد رفت

مانند تعمیر منارہ ناتمام + حسرت گفتار بر دل کرد رفت + بُرد شوق سلطنت اندر دلش

حرص قصر و کاخ و ایواں کرد رفت + گشت و گردانید خلقت را ز حق + کفر و شرک و ظلم و طغیاں کرد رفت

سالِ مرگش شنوید از کوثری

وائے بد نقصان ایماں کرد رفت

۱۳۲۶ھ

مولوی حافظ عبد القادر صاحب رضا سہارنپوری

فارسی

برد امسال مرزا قادیانی + جہاں از کفر او بد حال بودہ

پئے تاریخ مرگش خوش رضا گفت + مضل و ظالم و دجال بودہ

۱۹ ۶ ! ۸

ایضاً اردو

مرزائے قادیانی جو ہیضہ سے مر گیا + وہ مفتری و فاسق و کاذب تھا بد خصال

دلمیں رضا کو غیب سے القا ہوا کہ لکھ + تاریخ انتقال ہے۔ کاذب کا انتقال

۱۳۲۶

مرسلہ سید وزیر شاہ صاحب قصوری

دجال اُٹھ گیا ہے خر رہ گئے ہیں باقی + کرتے ہیں زیر پالاں ابتک جو جانفشانی

منحوس تھا وہ چونکہ مریخ کی عمل میں + واللہ۔ مر گیا ہے مغرور قادیانی

۱۹۰۸

سب سے عمدہ شعر

وہ ہے جو امرتسر کے ایک شوخ مزاج شاعر نے کہا ہے کہ:-

گفت خواجہ کمال از لاہور

مُردم مرزا مسیلمہ مردود +